

غزل



دل ناداں ! تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے
ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الہی یہ ماجرا کیا ہے
میں بھی مُنھ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
ہم کو اُن سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے
ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے
ہم نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

(مرزا اسد اللہ خاں غالب)


 مشق

معنی یاد کیجیے:

1

دل ناداں	: ناسمجھ دل
مشتاق	: شوق رکھنے والا
مداعا	: خواہش، مقصد
بیزار	: اُکتا یا ہوا
ماجراء	: معاملہ، قصہ
درویش	: فقیر، قلندر

غور کیجیے:

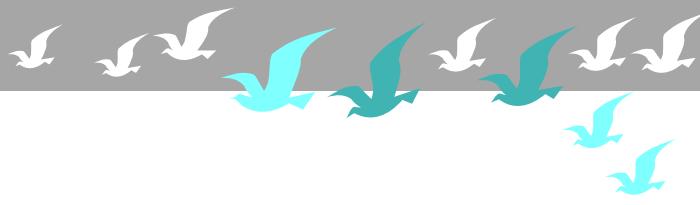
2

غزل اردو شاعری کی سب سے زیادہ مقبول صفت ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ہر شعر میں دو مصریوں کی مدد سے ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔ غالب اردو کے سب سے مشہور شاعروں میں ہیں۔ ان کے بارے میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بہت مشکل پسند شاعر تھے۔ لیکن آپ نے ابھی جو غزل پڑھی اس کی زبان بہت آسان ہے اور غالب نے ہر بات بہت سادگی کے ساتھ کہی ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

3

- (i) 'ہاں بھلا کرتا بھلا ہوگا'، اس مصرے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟
- (ii) شاعر کو وفا کی امید کس سے ہے؟
- (iii) 'مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے'، اس مصرے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟



4

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے مکمل کیجیے:

وفا	زبان	مداعا	مشناق	ماجراء
(i)	میں بھی منھ میں _____ رکھتا ہوں			
(ii)	یا الٰہی یا _____ کیا ہے			
(iii)	ہم ہیں _____ اور وہ بیزار			
(iv)	کاش پوچھو کہ _____ کیا ہے			
(v)	جونہیں جانتے _____ کیا ہے			

عملی کام:

5

اس غزل کے شعروں کو اپنی کاپی میں خوش خط لکھیے۔